Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم - شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

ایڈیٹر

۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۷ ظہور ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۷ اگست ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۱۹۴

ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

لنڈن ۱۶ اگست ۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں ۔ کہ جنوبی افریقہ کے مشہور نو مسلم احمدی ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب ۱۳ اگست کو یہاں بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جنت الفردوس میں جگہ دے ۔ اور درجات بلند فرمائے آمین

جب تک یہودیوں کا مسئلہ حل نہ ہو جائے

کسی دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا (کرنل شیشکلی)

قاہرہ ۱۶ اگست ۔ شامی افواج کے کمانڈر انچیف کرنل شیشکلی نے اعلان کیا ہے ۔ کہ جب تک یہودیوں کا مسئلہ طے نہیں ہو جاتا ۔ اس وقت تک کسی دفاعی معاہدے میں مشرق وسطیٰ کے شامل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ آج انہوں نے یہاں الاہرام کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں کہا مشرق وسطیٰ میں اتنی جگہ نہیں ہے کہ عرب اور یہودی دونوں رہ سکیں ۔ یا عربوں کو سمندر میں دھکیل دیا جائے گا ۔ یا پھر یہودیوں کو یہاں سے بھاگنا پڑے گا ۔ مصر میں فوجی انقلاب کے لیڈر جنرل نجیب کا ذکر کرتے ہوئے کرنل شیشکلی نے کہا وہ پہلے قومی ہیرو ہیں جنہوں نے ایک گولی چلائے بغیر ایک نہایت خوفناک جنگ جیتی ہے ۔

کرنل شیشکلی نے خود شام میں فوجی انقلاب برپا کیا تھا ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے خلاف یو ۔ پی میں مسلمانوں کے شدید مظاہرے

لکھنؤ اور الہ آباد میں اب تک ایک سو تیس افراد گرفتار ہو چکے ہیں مسلمانوں کی طرف سے یوم آزادی کا بائیکاٹ

نئی دہلی ۱۶ اگست ۔ الہ آباد کے ایک ہندی اخبار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جو گستاخی کی ہے ۔ اس کے خلاف مسلمانوں کے مظاہرے تمام یو ۔ پی میں پھیل گئے ہیں ۔ اس سلسلے میں لکھنؤ میں سو اور الہ آباد میں ۳۰ مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں ۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل دہلی میں ان مظاہروں کی مذمت کی تھی ۔ آج یو ۔ پی کے وزیر اعلےٰ سمپورنانند اور ہندو مہاسبھا کے لیڈر رشیامایرشاد مکرجی نے بھی مذمت کا اظہار کیا ہے ۔ پنڈت نہرو نے کل تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ یوم آزادی کی تقریبات کے بائیکاٹ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مظاہرین ہندوستانی جھنڈے کی توہین کرنا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے اخبار مذکور کے طرز عمل پر بھی نکتہ چینی کی ۔ یو ۔ پی کے وزیر اعلےٰ سمپورنانند نے لکھنؤ میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کے احتجاج کو غداری سے تعبیر کیا ۔ انہوں نے کہا حکومت اس بارے میں مناسب کارروائی کر رہی ہے ۔ مسلمانوں کو ان کے لیڈروں نے گمراہ کیا ہے ۔

جاپان کا پارلیمانی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۶ اگست جاپان کا ایک پارلیمانی خیر سگالی وفد آج شام کراچی پہنچا ہے ۔ وفد کے لیڈر نے ہوائی اڈے پر بیان دیتے ہوئے کہا ۔ ہم جاپان کی حکومت اور عوام کی طرف سے پاکستان کی حکومت اور یہاں کے باشندوں کے لئے دوستی اور تعاون کا پیغام لائے ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے آنے سے دونوں ملکوں کے تعلقات اور زیادہ مستحکم ہو جائینگے وفد کراچی میں چار روز ٹھہرے گا ۔ اس عرصہ میں وفد کے ممبران وزیر اعظم وزیر خارجہ اور مجلس دستور ساز کے صدر سے ملاقات کریں گے ۔ وہ حکومت کے دوسرے افسران سے بھی ملیں گے ۔ وفد بدھ کو کولمبو روانہ ہو جائے گا ۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی موجودہ شورش اسلام کی تضحیک کے مترادف ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا خلوص اور ان کی دیانت ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہے

حکومتِ پاکستان کے نام انگلستان کی مسلم لیگ کا برقی پیغام

لنڈن ۱۵ اگست ۔ انگلستان کی مسلم لیگ نے پاکستان مسلم لیگ اور حکومت پاکستان کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے ۔ جس میں جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی مہم کے خلاف سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے ۔ پیغام میں ملتان اور دوسرے مقامات کے افسوسناک مظاہروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ یہ سب افعال اسلام کی تضحیک پر دلالت کرتے ہیں ۔ پاکستان تمام مسلمانوں کا وطن ہے ۔ خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں ۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پیغام میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ وہ پورے انہماک کے ساتھ پاکستان کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں ۔ ان کا خلوص اور ان کی وفاداری ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہے (اسٹار) (مطبوعہ سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۵۲ء)

حکومت ایران کی طرف سے دو وظائف کی پیشکش

کراچی ۱۶ اگست حکومت ایران نے جدید فارسی ادب اور جدید ایرانی تاریخ کی اعلےٰ تعلیم کے لئے پاکستان کو دو وظیفوں کی پیشکش کی ہے ۔ یہ وظیفے اگلے مہینے سے شروع ہو رہے ہیں ۔ منتخب طلباء کے جملہ اخراجات ایرانی حکومت برداشت کرے گی ۔ ان وظائف کے لئے درخواستیں حکومت پاکستان ...

مسلم لیگ کا مقصد قوم کو مولویوں اور مُلّاؤں کے ناکارہ عناصر سے نجات دلانا ہے

لیگ کے فرائض اور کارناموں کے متعلق قائد اعظم کا اہم ارشاد

"لیگ نے مسلمانوں کو ان کے رجعت پسند عناصر سے رہائی دلوائی ہے ۔ اور ایسی رائے کی تخلیق کر دی ہے کہ وہ لوگ جو خود غرضی سے اپنی ذاتی اغراض کے پیچھے پڑے ہوئے تھے قومی غدار ثابت ہو گئے ہیں ۔ لیگ نے آپ کو مولویوں اور مُلّاؤں کے ناکارہ عناصر سے بھی رہا کر دیا ہے ۔ میں مولویوں کی جانب من حیث الجماعت اشارہ نہیں کر رہا ۔ ان میں بعض مخلص ہیں اور محبانِ وطن مگر ان کا ایک طبقہ واقعی بُرا ہے ۔

میں نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ برطانوی حکومت ، کانگرس ، رجعت پسند مسلمان اور مولوی و مُلّا ان چاروں سے رہائی پانے کے بعد اب آپ فرقہ اناث کو قید و بند سے چھڑائیں ۔" (ارشادات جناح صفحہ ۵۲) مرسلہ شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۲ء

کونسی شریعت

مودودی صاحب کے خاص چیلے امین احسن اصلاحی نے "تسنیم" کے خاص نمبر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء (دراصل ۱۴ اگست) میں ایک مضمون "کونسی شریعت؟" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ یہ مضمون دراصل ان لوگوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ جو اصلاحی صاحب کے زعم باطل میں یہاں شریعت کا قانون نہیں چاہتے۔

حقیقت یہ ہے کہ تقسیم سے پہلے قائداعظم نے ایک سے زیادہ دفعہ یہ واضح کیا تھا کہ پاکستان میں قرآن کریم کا قانون ہوگا۔ مودودیوں نے پاکستان کی سخت مخالفت کی تھی۔ اور اس کا نام جنت الحمقاء رکھا تھا۔ مگر جب پاکستان بن گیا۔ اور باوجود کلکتہ کا ٹکٹ جیب میں موجود ہونے کے بدحواسی میں کراچی میل میں سوار ہونا پڑا تو یہاں آتے ہی فتنہ طرازی اور مطالبہ بازی شروع کردی۔ ابھی مہاجرین کے دل کے دل پاکستان میں چلے آرہے تھے پاکستان کی فوجیں ملک سے باہر تھیں۔ تمام سامان بھارت میں پڑا تھا۔ دفتروں میں سائیں تک جانے والے تباہ کر کے گئے تھے۔ تمام نظام درہم برہم تھا۔ اور دشمنوں کے ارادے ظاہر تھے۔ کہ وہ پاکستان کو ایسی مصیبت میں گرفتار کر دیں کہ لاچار زعماء مسلم لیگ اسے اکھنڈ بھارت کا حصہ بنانے پر مجبور ہو جائیں ایسی حالت میں مودودیوں کا مطالبات سے عوام میں انتشار پھیلانا صریحاً اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ان کا یہ رویہ دشمنان پاکستان ہی کی سکیم کا ایک جزو تھا لیکن جس کو خدا رکھے اسے کون چکھے۔ ان اندرونی دشمنوں کی سعی بھی ناکام ہوئی اور پاکستان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

مضمون زیر بحث سے بھی یہی ثابت ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بارہا عرض کیا ہے کہ مودودیوں کی غرض اسلامی حکومت بنانا نہیں بلکہ پاکستان میں فرقہ پرستی کی ایسی دائمی بنیاد قائم کرنا ہے کہ جس سے پاکستان میں کبھی اتحاد کی روح پیدا نہ ہوسکے سب جانتے ہیں کہ پاکستان کا وجود صرف اس وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے اپنے انفرادی اعتقادی تفرقات کو پس پشت ڈالکر ایک محاذ بنالیا تھا۔ جس کے چٹانی ٹھوس پن سے ٹکرا کر دشمنوں کے ارادے پاش پاش ہو گئے۔ مودودی صاحب کا مطالبہ شریعت قطعاً حقیقی نہیں ہے۔ ان کی غرض صرف یہ ہے کہ پاکستان میں فرقہ پرستی کا بھوت نچایا جائے۔ اور جو مسلمانوں میں اتحاد یہاں پیدا ہوگیا ہے۔ اس کو پارہ پارہ کردیا جائے۔ اس کی دھجیاں اڑا کر فضائے آسمانی میں منتشر کردی جائیں۔ (نعوذ باللہ)

پاکستان میں مسلمانوں کے بے شمار فرقے ہیں۔ اور قیام پاکستان اور اس کی تعمیر میں سب فرقوں کا خون ہے۔ اس لئے اسلامی اخلاق کے مطابق ہر فرقہ کا سرزمین پاکستان کے چپہ چپہ پر یکساں حق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہاں اسلامی شریعت کے مطابق قانون رائج کیا جائے گا۔ تو وہ اسلام کے ان وسیع ترین اصولوں پر ہونا چاہیئے جو سب فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ کسی فرقے کی فقہ کو خواہ وہ کتنی ہی اکثریت میں ہو ترجیح دینا یہاں ایسے فتنہ و فساد کی بنیاد رکھنا ہے جو پاکستان کی ہستی کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔

مودودیے چونکہ یہاں ایسے ہی فتنہ و فساد کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے بدنیتی سے وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ یہاں اکثریت کی فقہ کے مطابق ملکی قانون بنایا جائے۔ مودودی صاحب کے چیلے اصلاحی صاحب نے اپنے مضمون میں اس نظریہ کی حمایت کی ہے۔ اور اپنی دلیل کی بنا اسلامی قانون پر نہیں۔ بلکہ لادینی جمہوریتوں کے اصول اکثریت پر رکھی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

> ان چند سوالات کے بعد اب ہم اصل مسئلہ کو لیتے ہیں یعنی کہ اس ملک میں کون سی شریعت جاری ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جمہوریت کے اصول کے مطابق اس ملک میں اس فرقہ کی فقہ جاری ہوسکتی ہے۔ جو اس ملک کے اندر بھاری اکثریت رکھتا ہے۔ ہمارے ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت کے دو گروہوں پر مشتمل ہے۔ حنفی اور اہل حدیث۔ شافعی، حنبلی اور مالکی فقہ کے پیرو اس ملک میں موجود نہیں ہیں۔ اور اگر ہیں تو اتنے کم ہیں کہ اجتماعی زندگی کے مسائل میں ان کا سوال کوئی پیچیدگی نہیں پیدا کرتا۔ ہر شخص اس حقیقت سے واقف ہے۔ کہ اہل سنت کے ان تمام گروہوں میں اصول کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف جزئیات دین میں ترجیح و تاویل اور اجتہاد کے اختلافات ہیں۔ جن پر تعصب اور تنگ نظری سے الگ ہوکر اگر غور کیا جائے تو بڑی آسانی سے یہ دور ہوسکتے ہیں۔ اسی وجہ سے جہاں تک اہل سنت یعنی احناف اور اہل حدیث کا تعلق ہے۔ ہماری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ وہ اس ملک میں جاری ہونے والے قانون کے مسئلہ پر الگ الگ ہوکر اپنی اپنی فقہوں کے اندر محدود رہ کر نہ غور کریں۔ بلکہ باہم ملکر اور پوری فقہ اسلامی کو سامنے رکھکر بغیر کسی تعصب و تنگ نظری کے غور کریں۔ اور ایک ایسا ضابطہ مدون کریں۔ جو کتاب و سنت کے موافق اور عصری تقاضوں کے مطابق ہو۔"
>
> (روزنامہ تسنیم لاہور خاص نمبر ۱۵ اگست)

کیا اسلامی شریعت کی حقانیت اکثریت کی رائے کی مرہون منت ہے؟ اگر اکثریت کی رائے پر یہاں کوئی قانون رائج ہونا ہے۔ تو پھر اکثریت تو ان لوگوں کی ہے۔ جو اسلامی شریعت تو کیا اسلام کی الف بے۔ تے بھی نہیں جانتے۔ جن کا مذہب صرف چند رسومات کی ادائیگی کے سوا کچھ بھی نہیں ہم خود حنفی فقہ کو ترجیح دیتے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جہاں دو کروڑ کے لگ بھگ شیعہ ہیں اور پانچ کروڑ کے لگ بھگ ایسے لوگ ہیں جو اسلام کی "پکی روٹی" بھی نہیں جانتے۔ بلکہ محض رسومات کے پابند ہیں۔ اور باقی مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں۔ ایسے ملک میں کسی مخصوص فرقہ کی فقہ پر ملکی قانون بنانا سراسر فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنا ہے۔

اصلاحی صاحب نے یہ بھی ایک بڑا جھوٹ بولا ہے کہ

> اہل سنت کے تمام گروہوں میں اصول کا کوئی اختلاف نہیں ہے صرف جزئیات دین میں ترجیح و تاویل اور اجتہاد کے اختلاف ہیں۔

اگر اصلاحی صاحب بریلویوں کے اہل حدیث کے خلاف اور اہل حدیث کے خاصکر دیوبندیوں کے بریلویوں کے خلاف فتاوے کا مطالعہ فرمائیں تو ان کو معلوم ہوسکتا ہے کہ اختلافات کہاں سے کہاں تک ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بریلویوں کا دیوبندیوں پر فتوئے کفر و ارتداد اس بناء پر بھی ہے کہ "دیوبندی" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ ایمان بالرسالت نہیں رکھتے۔ اور "ختم نبوت" کے اس معنے میں قائل نہیں۔ جس کو مودودیے آج جمہور اسلام کا مسلمہ عقیدہ بیان فرما رہے ہیں۔ اور صرف جس کی وجہ سے وہ احمدی مسلمانوں کو مسلمانوں سے الگ امت منوانا چاہتے ہیں۔

پھر اصلاحی صاحب یہ بھی ایک بڑا فریب دینا چاہتے ہیں کہ

> یہاں ایک معقول تعداد میں شیعہ بھی ہیں اس سوال کے (قانون شریعت کے خلاف) اٹھنے کا اندیشہ اگر ہوسکتا تھا۔ تو ان کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ لیکن ان کے نمائندوں نے بھی اس سوال کو کبھی نہیں چھیڑا۔

ہم پہلے عرض کرچکے ہیں کہ تقسیم سے پہلے خود قائداعظم نے جو شیعہ تھے کئی بار اعلان فرمایا تھا کہ پاکستان کا قانون قرآن کریم ہوگا۔ اور یہ بھی درست ہے کہ تمام مسلمان یہاں شریعت کا قانون چاہتے ہیں۔ لیکن یہ باور کرانا کہ شیعہ حنفی فقہ کے مطابق یہاں ملکی قانون کے خلاف نہیں ہیں غلط ہے۔ کوئی شیعہ اس کی حمایت نہیں کرسکتا۔ شیعوں کا اسلامی شریعت کی حمایت کرنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ یہاں اسلام کے وسیع ترین اصولوں کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ جو اصول تمام فرقوں کو یکساں طور پر قبول ہوں۔ اور کسی فرقہ کو ترجیح نہ دی جائے۔

پھر مودودیے یہاں جس قسم کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو اسلامی کہنا ہی غلط ہے وہ تو ایک لادینی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں۔ جو فیج اعوج کے دوران میں خونی ملا کے دماغ میں اٹک گئی ہوئی ہے۔ جس کا پہلا اصول بیگناہوں کی خونریزی دوسرا اصول بے گناہوں کی خونریزی اور تیسرا اصول بے گناہوں کی خونریزی ہے۔ یہ حکومت نہ قرآن کریم سے نہ احادیث نبوی سے نہ آثار صحابہ سے نہ ائمہ و مجددین کے اقوال اور نہ علمائے حق کے تفقہ سے ثابت ہے۔ اس کا ظہور اشتراکیت کے اثر سے موجودہ زمانہ میں دیوبندی سیاسی علماء از قسم مولوی عبید اللہ سندھی پر ہوا ہے۔ اور مودودی صاحب نے وہاں سے سرقہ کرکے اپنی ترب فروشی کی دوکان سجائی ہے۔

یہ ایک عظیم فتنہ ہے کہ یہاں ایک فرقہ کی فقہ کے مطابق ملکی قانون بنایا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں یورپ کے ازمنۂ وسطیٰ کے عیسائی فرقوں کی اقتدار کے لئے کشمکش کی صورت پیدا کردی جائے۔ کہ ایک فرقہ برسر عروج آکر دوسرے فرقوں پر پابندی عائد کرے اور ان کا قتل عام کرے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۴ اگست ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل

(۱)

فرمایا :-

بیس پچیس دن ہوئے احراری فتنہ کے زور کے دنوں میں میں نے دعا کی تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک مکان میں ہوں جو بہت وسیع بنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مکان سے باہر کسی شخص نے آواز دی یا دستک دی۔ میں کمرہ میں سے ادھر جانے کیلئے نکلا ہی تھا کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے کے کمرہ سے نکلکر تیزی سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے ساتھ جانا چاہا۔ لیکن آپ نے مجھے ہاتھ کے اشارہ سے روک دیا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ باہر چونکہ خطرہ ہے۔ اس لئے میرا ساتھ جانا ٹھیک نہیں۔ آپ کے باہر تشریف لے جانے پر مجھے خیال آیا کہ آپ کو کچھ دیر کے بعد میں نے دیکھا ہے میں آپ کو کچھ نذرانہ پیش کروں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میری جیب میں چھ سو روپیہ ہے یہ میں پیش کروں گا۔ یہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس تشریف لے آئے۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میں روپیہ نکال کر آپ کو دوں۔ لیکن معاً یہ خیال آیا کہ آپ کے سامنے اس طرح روپیہ نکال کر دیکھنا اور گننا کہ یہ چھ سو پورا ہے یا نہیں یہ گستاخی کا رنگ رکھتا ہے اور میں نے خیال کیا کہ جب آپ کمرہ کے اندر چلے جائیں گے۔ تو پھر میں روپیہ گن کر دوسرے موقع پر پیش کردوں گا۔ آپ جب کمرہ میں داخل ہوئے تو آپ نے السلام علیکم کہا اور پھر درمیانی رستہ میں سے جو مکان کے کمروں میں سے گذرتے ہوئے اپنے کمرہ میں داخل ہو گئے۔ اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(۲)

دو چار دن کے بعد اسی طرح دعا کر کے میں سویا تو میں نے دیکھا کہ گویا ہم قادیان میں ہیں اور اسی مکان میں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ لیکن کمروں وغیرہ میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے۔ مکان کی شکل زیادہ تر اس پرانے نقشہ کے مطابق ہے جو کہ ابتداء میں مکان کا تھا۔ میں حضرت ام المؤمنینؓ کے صحن میں سے گذر رہا ہوں صحن میں دو عورتیں چادر اوڑھے لیٹی ہیں جیسے کچھ بیمار ہوتی ہیں۔ حضرت ام المؤمنینؓ مکان کے اس حصہ سے باہر تشریف لائیں۔ جس میں ہجرت کے وقت ام متین رہا کرتی تھیں۔ ان کو دیکھتے ہی مجھے یہ احساس ہوا کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی فوت ہوئے ہیں اور میں دل میں خیال کرتا ہوں کہ اب آپ کے گذارہ کی کیا صورت ہو گی۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے دل میں کہا کہ جو کچھ میری آمد ہو گی۔ وہ میں ان کی خدمت میں پیش کر دیا کروں گا۔ اور وہ خود اپنی مرضی سے جو کچھ ہمارے گذارہ کے لئے دینا چاہیں گی دے دیا کریں گی۔ یہ سوچ کے میں پاس کے ایک صحن کی طرف چلا گیا جو مشرق کی طرف ہے اور جہاں آخری زمانہ میں باورچیخانہ تھا مگر پہلے کسی زمانہ میں وہ گھر کا حصہ تھا۔ اور اپنی شادی کے ابتدائی زمانہ میں میں بھی وہاں رہا ہوں۔ میں جب اس صحن میں داخل ہونے لگا۔ تو حضرت ام المؤمنینؓ نے فرمایا۔ میں بھی آجاؤں اور کچھ دیر کے لئے وہاں بیٹھوں۔ میں نے کہا "شوق سے" اور یہ کہہ کے میں صحن میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک کمرہ ہے وہ کمرہ بھی ابتدائی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ اور میں اسی میں پڑھا کرتا تھا۔ اس کمرہ میں ہماری کچھ اور رشتہ دار عورتیں بھی ہیں۔ میں جب وہاں گیا۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کا وقت ہے کسی نے کہا دستر خوان بچھائیں اور دستر خوان بچھانا شروع کر دیا۔ بہت سی عزیز عورتیں اور بچے جن میں سے بعض کسی قدر دور کے رشتہ دار بھی ہیں۔ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ جو عورتیں دور کی عزیز ہیں۔ وہ بجائے سامنے کی صف میں بیٹھنے کے پہلو کی صف میں بیٹھیں تاکہ پردہ بھی قائم رہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر بیٹھا ہوں اور کوئی سو ڈیڑھ سو کے قریب احمدی میرے ارد گرد بیٹھے ہیں۔ سب کے لباس سفید ہیں اور پگڑیاں بڑی بڑی باندھی ہوئی ہیں۔ اور وہ بھی سفید ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بعض کے دل پر موجودہ مخالفت کا کچھ بوجھ ہے۔ مگر بوجھ اس رنگ میں ہے کہ بعض لوگوں کو تو شہادت مل رہی ہے اور ہم شہادت سے محروم ہیں۔ میں ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ یہ نہ سمجھو کہ انعامات وہی لے گئے جو شہید ہو گئے۔ تم لوگ بھی جو اپنے دلوں میں اسی بات کی امید رکھتے ہو کہ خدا کی راہ میں اگر ہم مارے جائیں تو کوئی پرواہ نہیں۔ اس میں ہماری خوش نصیبی ہے ویسے ہی شہید ہو جیسے وہ لوگ جو کہ عملاً شہید ہوئے انکا عملاً شہید ہونا ان کے کاموں کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فعل کا نتیجہ ہے۔ اگر تم شہید نہیں ہوئے تو خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا نہیں کئے کہ تم شہید ہو جاتے۔ پس اس کی وجہ سے خدا تعالےٰ تم کو شہادت کے مرتبے سے محروم نہیں کرے گا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی نظروں میں تم بھی ویسے ہی شہید ہو جیسا کہ وہ لوگ جو کہ عملاً شہید ہو گئے۔

(۴)

میں نے دیکھا کہ گویا ہم قادیان میں ہیں اور رات کا وقت ہے۔ میں اور ام متین وہاں سو رہے ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ گھر کے اندر نہیں سو رہے۔ بلکہ اس چوک میں سو رہے ہیں جو کہ مسجد مبارک کے سامنے اور مرزا نظام الدین صاحب کے مکان کے سامنے ہے۔ تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے ام متین سے کہا کہ چلو اندر بستر اٹھا لے چلیں۔ کیونکہ اب صبح کا وقت قریب ہے۔ ممکن ہے کہ اس گلی کی طرف سے جو مسجد اقصےٰ کی طرف سے آتی ہے۔ کچھ لوگ آئیں تو بے پردگی ہو۔ مگر ام متین کہتی ہیں کہ ابھی ٹھہر جائیں کوئی نہیں آتا۔ مگر میں نے اصرار کیا اور بستر اٹھانا شروع کیا۔ بستر کا ایک حصہ اٹھا کے میں مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر سے چڑھا۔ مسجد مبارک کی سیڑھیوں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ میں ایک چھوٹا دروازہ کھلتا تھا۔ وہ وہاں موجود ہے۔ میں نے اس پر دستک دی۔ پہلی دفعہ دستک دینے پر کوئی نہیں بولا۔ دوسری دفعہ دستک دینے پر اندر سے آواز آئی کون ہے؟ اور میں نے بتایا کہ میں ہوں دروازہ کھولو۔ اس پر حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی ایک مرحومہ خادمہ جن کا نام سردار تھا اور جو نو مسلمہ تھیں۔ ہندو سے مسلمان ہوئی تھیں ان کی آواز آئی کہ حضرت صاحب ہیں۔ دروازہ کھولو اور آگے بڑھ کے انہوں نے اور ایک اور عورت نے دروازہ کھول دیا۔ میں نے بستر کا وہ حصہ جو اٹھا کے لایا تھا وہاں رکھ دیا۔ اور میں نے کہا ابھی دروازہ کھلا رکھو میں باقی بستر لاتا ہوں۔ جب میں واپس آنے لگا تو انہوں نے کہا کہ ہم کچھ آدمی ساتھ بھیجدیں وہ بستر اٹھا لائیں۔ میں نے انہیں منع کیا اور کہا کہ میں خود ہی بستر اٹھا لاتا ہوں۔ واپس جا کر میں نے کچھ حصہ اور بستر کا اٹھایا اور ام متین سے کہا کہ میں یہ چھوڑ آؤں تو پھر باقی بستر اٹھا کر لے جاؤں گا۔ اور تم بھی ساتھ چلے چلنا۔ مگر جب میں یہ بستر چھوڑنے جا رہا تھا۔ تو میری آنکھ کھل گئی۔

(۵)

آج رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہم کہیں ربوہ سے باہر کسی شہر میں ہیں۔ جمعہ کا دن ہے۔ اس جگہ کی جماعت اچھی خاصی بڑی ہے۔ اور میں جمعہ پڑھنے کے ارادہ سے تیاری کر رہا ہوں۔ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خان سلمہ اللہ تعالےٰ بھی وہاں ہیں جمعہ کی تیاری کرنے کے بعد گھر کے ایک بڑے کمرہ میں سنتیں پڑھنے میں مشغول ہوا۔ اور میرے ساتھ ہی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی سنتیں ادا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ یہ مجھے اب یاد نہیں رہا کہ کس خیال سے۔ آیا بیماری کے خیال سے یا کسی اور خیال سے میں نے نماز ہی میں خیال کیا کہ آج جمعہ میں نہ پڑھاؤں بلکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پڑھائیں۔ اسوقت نماز میں ہی مجھ پر جمعہ کے خطبہ کے متعلق کچھ انکشافات شروع ہوئے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانی اعلےٰ زندگی کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک اخلاقی اور ایک روحانی۔ کچھ امور اخلاقی زندگی کے ستون کے طور پر ہوتے ہیں۔ اور کچھ روحانی زندگی کے ستون کے طور پر ہوتے ہیں اور ان دونوں زندگیوں کے متعلق یہ قاعدہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے سعید بندوں کے دل میں کسی ایک یا ایک سے زیادہ مضمونوں کی مناسبت رکھ دیتا ہے۔ اس مناسبت کی ادنیٰ صورت تو یہ ہوتی ہے۔ کہ اس شخص کے دل میں ان اعمال کے کرنے کی خواہش بڑے زور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ گویا ان اعمال کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس کا اعلیٰ مقام یہ ہوتا ہے۔ کہ وحیِ خفی کے طور پر اُس ایک خلق یا ایک سے زیادہ اخلاق کی طرف اس کی توجہ پھیری جاتی ہے۔ اور وہ ان کا مبلغ بن جاتا ہے۔ اور دیوانہ وار بنی نوع انسان میں ان کی اشاعت کرنے لگ جاتا ہے۔ جو روحانی حصہ ہے مذہبی زندگی کا۔ اس میں بھی اسی طرح ہوتا ہے۔ کہ پہلے انسان کی فطرت میں کچھ مضمون رکھے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ایک خاص زمانہ میں اللہ تعالیٰ وحیِ جلی یعنی وحی اور الہام کے ذریعہ سے اس شخص کو ان مضامین کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور وہ نہ صرف خود وہ کام کرنے لگ جاتا ہے۔ بلکہ ان کی تبلیغ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور اس کام میں بالکل محو ہو جاتا ہے۔ جو لوگ پہلے حصہ یعنی اخلاقی حصہ کی وحیِ خفی پاتے ہیں۔ ان میں غیر مذاہب کے بعض سعید الفطرت لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مگر زیادہ تر سچے مذہبوں کے ماننے والے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اخلاقی حصہ کی اتباع تو اپنی فطرت اور وحیِ خفی سے کرتے ہیں۔ اور روحانی حصہ کی اتباع اپنی فطرت اور نبی کی وحیِ جلی کے ماتحت کرتے ہیں۔ نبیوں کو دونوں حصوں کا علم بخشا جاتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ اخلاقی حصہ پہلے انہیں طبیعت اور وحیِ خفی سے ملتا ہے۔ اور پھر بعد میں وحیِ جلی میں وہی علم زیادہ وضاحت کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

پھر مجھے بتایا گیا۔ کہ صلحاء کو اخلاقی حصے کا علم طبعی اپنے اپنے درجہ کے مطابق ایک ایک دو دو تین تین چار چار قسم کا ملتا ہے۔ حتیٰ کہ طبیعت تامہ کاملہ جو ہوتی ہے۔ اس کو سارے اخلاق کا علم ودیعتاً اور وحیِ خفی کے ذریعہ سے بھی ملتا ہے۔ اسی طرح روحانی امور کا حصہ بھی انبیاء کو ایک ایک دو دو چار چار قسم کا ملتا ہے۔ مگر انسانِ کامل کو سارے اقسام کا علم ملتا ہے۔ جب مجھے یہ مضمون سمجھایا جا رہا تھا۔ تو دو تختیاں بھی میرے سامنے پیش کی گئیں۔ جو ہیں تو الگ الگ لیکن جُڑی ہوئی ہیں۔ ان کی شکل کچھ اس قسم کی ہے۔

پہلی تختی پر جو نشان ہیں مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ اخلاقی اصولوں کے نشان ہیں۔ جو حصہ ناخنہ میں پکڑنے والا ہے۔ جہاں کی لکیریں درمیان میں آ کے رک جاتی ہیں۔ وہ اخلاق کے متعلق ہیں۔ اور دوسری تختی روحانیات کا نقشہ کھینچتی ہے۔ اس رنگ کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ جیسا کہ پیانوں وغیرہ باجوں کا نقشہ ہوتا ہے۔ مگر ان میں تو سوراخ ہوتے ہیں۔ ان کی لکیریں جہاں دکھائی گئی ہیں۔ وہاں سوراخ نہیں ہیں۔ صرف گڑھے دار لکیریں بنی ہوئی ہیں۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ گویا انسانی روح ایک لکیر سے شروع ہو کر اس کے آخر تک چلی جاتی ہے۔ اور وہ اس حصہ کا علم حاصل کر لیتی ہے۔ پھر دوسری سے شروع کر کے آخر تک چلی جاتی ہے۔ اور اس حصہ کا علم پورے طور پر حاصل کر لیتی ہے۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ اور یہی طریقہ روحانی تختی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

پھر مجھے بتایا گیا۔ کہ انسانی روحیں مختلف مدارج میں بعض دفعہ کچھ اخلاقی مسائل پر عبور کر لیتی ہیں۔ اور بعض دفعہ سارے اخلاقی مسائل پر عبور کر لیتی ہیں۔ اور بعض روحانی لوگ روحانی تختی کے بعض حصوں پر عبور کر لیتے ہیں۔ مگر یہ روحانی لوگ کچھ اخلاقی حصوں پر بھی عبور کر لیتے ہیں۔ گو اخلاقی لوگوں کے لئے ضروری نہیں۔ کہ کچھ روحانی امور پر بھی عبور کریں۔ پھر مجھے بتایا گیا۔ کہ ایک وجود ایسا بھی ہے۔ جس نے سارے ہی اخلاقی امور پر بھی عبور کیا ہے۔ اور سارے ہی روحانی امور پر بھی عبور کیا ہے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا وجود ہے۔ آپ کا کمال یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے ساری شقوں پر عبور حاصل کیا ہے۔ بلکہ ہر شق کے ماہروں سے بھی آپ اوپر نکل گئے ہیں۔ گویا انفرادی تکمیل بھی آپ کو حاصل ہے۔ اور مجموعی تکمیل بھی آپ کو حاصل ہے۔ یہ وہ مضمون ہے۔ جو اُس وقت میرے دل میں ڈالا گیا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اسے خطبہ میں بیان کروں گا۔ جب میں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ میں چودھری صاحب سے کہہ دوں۔ کہ وہ خطبہ دیں۔ تو ساتھ ہی میں نے خیال کیا۔ کہ یہ مضمون لمبا ہے۔ ایک خطبہ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ آج چودھری صاحب اخلاقی حصہ کو بیان کر دیں۔ پھر کسی موقع پر میں روحانی حصہ کو بیان کر دوں گا۔ یہ خیال کر کے جبکہ سنتوں کے بعد میں بھی اور چودھری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتے ہیں۔ تو میں نے وہ تختیاں چودھری صاحب کی طرف بڑھائیں۔ اور میں نے کہا۔ کہ آج آپ جمعہ کا خطبہ پڑھیں۔ اور یہ مضمون بیان کر دیں۔ پھر میں ان تختیوں کے متعلق جو مضمون مجھے بتایا گیا ہے۔ ان سے بیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ دوسرا حصہ میں بیان کروں گا۔ آپ پہلی تختی کے متعلق بیان کریں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

پہلی دو رویا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ کے لئے بہت زیادہ قربانی کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ مخلصین کو اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے گا۔ اور تیسری خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قادیان کو موجودہ ہندوستانی فتنہ سے نسبتاً امن بخشے گا۔ اور چوتھی رویا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک حد تک موجودہ فتنہ اور بڑھے گا اور ایک جماعت مخلصین کی ایسی پیدا ہو جائیگی۔ جو سابقون الاولون میں شامل ہو جائے گی۔ اور اخلاص کا اعلیٰ مقام حاصل کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں فتوحاتِ روحانیہ بخشے گا۔ اور بغیر ظاہری شہادت ملنے کے وہ شہیدوں میں شامل کئے جائیں گے۔ منھم من قضیٰ نحبہ و منھم من ینتظر۔

ربوہ میں یوم استقلال کی بارونق تقریبات

پاکستان کی بقاء و سلامتی اور خوشحالی و ترقی کے لئے خصوصی دعائیں

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل ربوہ میں "یوم استقلال" نہایت جوش و خروش سے منایا گیا۔ مسجدوں میں پاکستان کی بقاء و سلامتی اور خوشحالی و ترقی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ صبح مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے جلسہ گاہ میں پاکستانی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد قومی رضا کاروں نے پریڈ اور مارچ پاسٹ کا مظاہرہ کیا۔ ایک پبلک جلسہ بھی منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے ادا فرمائے۔ ربوہ اسٹیشن سے گذرنے والی ریل گاڑیوں کے مسافروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ دوپہر کو تین سو زائد غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ بعد سہ پہر فٹ بال اور کبڈی کے میچ ہوئے۔ رات کو ربوہ کی آبادی اور ملحقہ پہاڑیوں پر خوب چراغاں کیا گیا اور تمام تقریبات کے اخراجات صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے برداشت کئے۔

منتظمین میں سے ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (صدر) چودھری ظہور احمد صاحب (سیکرٹری) مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حکیم فضل الرحمن صاحب نے ان تقریبات کو باحسن وجوہ سرانجام دینے میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ یہ سب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

(نامہ نگار)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے انتظامات شروع

ہیں قائدین حضرات مقررہ شرح کے مطابق چندہ کی رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ بعارضہ T.B کے سخت بیمار ہے۔ (۲) خاکسار کا بھائی مظفر احمد صاحب مبشر۔ کلرک دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان ہر دو کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار بشیر احمد جاوید) (۳) محبوب علی صاحب محلہ پختے والا گوجرانوالہ آج کل اپنی بیکاری میں سے گذر رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات حل فرمائے۔ اُن کی حالت پر رحم فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل اور رحم سے کوئی ملازمت دلوائے۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ) (۴) خاکسار بوجہ علالت و مالی مشکلات اور بے روزگاری سخت پریشانی میں مبتلا ہے۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ میری ملازمت پر بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار رشید احمد۔ دار منزل مسلم ٹاؤن لاہور)

مسلمانانِ مرید کے کے ایک "پُر زور مطالبہ" کی حقیقت

(از شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی)

تھوڑے عرصے سے احراری فتنہ پردازوں کی ٹولی غوغا آرائی میں مصروف ہے اور بقول مفکرِ احرار چودھری افضل حق صاحب اس وقت ان کا جوش "باسی کڑہی" کی طرح پورے شباب پر ہے اور ہمیں یقین واثق ہے کہ بقول چودھری صاحب موصوف یہ بد احراری "جوشِ ابال" "پیشاب کی جھاگ کی مانند" ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

احراریوں نے کچھ عرصہ سے "اپنی مخصوص اغراض" کے ماتحت حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کر رکھا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دو۔ نیز آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کو وزارت خارجہ سے ہٹا دو۔

مندرجہ بالا مطالبہ کس قدر احمقانہ اور عقل و خرد سے بیگانہ ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر صحیح اسلامی سپرٹ رکھتا ہے اور جسے سیاسی شعور حاصل ہے اس نے احراریوں کے اس مطالبہ کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا ہے۔ دلائل و براہین سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ احراریوں کا مطالبہ اسلام کی تعلیم کے خلاف اور اصولِ جمہوریت کے خلاف ہونے کے علاوہ بین الاقوامی قوانین کے بھی خلاف ہے۔

اگر احراری ایمانداری سے یہ مطالبہ کر رہے تھے تو انہیں مذہبی اور سیاسی رہنمایانِ ملت کے معقول اور اظہر من الشمس دلائل کے بعد خاموش ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر چونکہ احراری کسی بیرونی اشارے پر یہ سب فتنہ پردازیاں کر رہے ہیں۔ اس لئے پہلے سے زیادہ جھوٹ اور فریب سے اپنے پر زور مطالبہ کی رٹ لگا رہے ہیں۔

چنانچہ منڈی مرید کے میں بھی چند یوم سے ایک پوسٹر چسپاں کیا جا رہا ہے جس کا عنوان ہے "پُر زور مطالبہ" اگرچہ لکھا گیا ہے کہ "مسلمانانِ مرید کے" کی طرف سے "پر زور مطالبہ" مگر ہے یہ صرف احراریوں کا مطالبہ۔

"پر زور مطالبہ" کے نفسِ مضمون کے متعلق اس وقت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں اس وقت احراری "مطالبہ" کو "پر زور مطالبہ" میں تبدیل کرنے اور "احراری دیانت" کے چند نمونے احباب اور "حکومت پاکستان" کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

"پر زور مطالبہ" کے نیچے ۱۲۸ نام لکھے ہوئے ہیں اس طرح کہ ان کی طرف سے یہ مطالبہ ہے اور انہوں نے دستخط کئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ میں نے کئی لوگوں سے دریافت کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی قسمیں کھا کر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایسے پوسٹر کا علم تک نہیں اور نہ ہی "پر زور مطالبہ" کا علم ہے اور نہ ہی ہم نے دستخط کئے ہیں:۔

حاجی چراغ دین صاحب ہر قوم مذہب اور فرقہ کے لئے مسلمہ نیک اور بزرگ انسان تسلیم شدہ ہیں۔ خود میرے پاس تشریف لائے اور احراری ذہنیت کا شکوہ فرماتے ہوئے کہا۔ "آزاد! آپ نے پر زور مطالبہ کا پوسٹر دیکھا ہوگا۔ اس میں میرا نام بھی احراریوں نے لکھ دیا ہے حالانکہ خدائے واحد لاشریک کی قسم مجھے علم ہی نہیں" اللہ اکبر! یہ ہے حقیقت ان احراری مدعیانِ "تحفظِ ختم نبوت" کی ایمانیت اور دیانت کا حال!

ابھی یہ احراری ایمانداری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ۱۲۸ ناموں میں سے کئی جگہ ایک شخص کے نام الفاظ کے ہیر پھیر سے دو دو جگہ اور تین تین جگہ درج کر کے تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بعض ایسے نام ہیں کہ ایک ہی خاندان کے کل نام لکھ دئیے ہیں جن میں خورد سالہ بچے بھی تھے اور ایسے نام بھی لکھ دئیے ہیں کہ جو عرصہ سے کاروبار یہاں سے ترک کر کے باہر چلے گئے ہیں۔ کئی غیر معروف نام لکھ کر اور بعض فوت شدہ اشخاص کے نام لکھ کر اپنے "جوشِ ایمان" کا زندہ ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اب میں تفصیل سے بکرار لکھتا ہوں۔

(۱) شیخ عبد الستار مہاجر بزاز مرید کے۔ انہیں پوسٹر میں نمبر ۳۲ پر شیخ عبد الستار بزاز امرتسری اور پھر نمبر ۶۰ پر شیخ عبد الستار مرچنٹ مرید کے۔ اور پھر عبد الستار صاحب بزاز مرید کے درج کر کے ایک ہی شخص کو تین کر دکھایا ہے۔

(۲) نمبر ۱۴ پر محمد علی صاحب بزاز مرید کے نمبر ۵۱ پر شیخ محمد علی صاحب اور نمبر ۹۹ پر شیخ محمد علی صاحب بزاز مرید کے۔ دیکھئے کس صفائی سے پہلے صرف "محمد علی" پھر "شیخ محمد علی" اور پھر شیخ محمد علی صاحب بزاز لکھ کر مغالطہ دیا گیا ہے۔

(۳) نمبر ۱۲ چودھری بشیر احمد راجپوت مرید کے۔ اور نمبر ۵۸ پر محمد بشیر راجپوت مرید کے۔

(۴) نمبر ۶۵ میاں حسن الدین دوکاندار کفش دوز۔ اور یہی صاحب نمبر ۸۶ پر میاں حسن دین صاحب منڈی مرید کے ہو گئے۔

(۵) نمبر ۱۵ شیخ غلام رسول صاحب امرتسری اور یہی صاحب نمبر ۸۷ پر شیخ غلام رسول صاحب بزاز مرید کے درج ہیں۔

(۶) نمبر ۱۷ ملک نذیر احمد مرید کے اور پھر یہی صاحب نمبر ۱۳۲ پر چودھری نذیر احمد مرید کے ہو گئے۔

(۷) نمبر ۲۶ پر ماسٹر میراں بخش صاحب اور نمبر ۷۹ پر مستری میراں بخش صاحب درج کر دئیے گئے۔

(۸) نمبر ۲۷ پر امیر علی شاہ مرید کے درج ہیں اور یہی صاحب نمبر ۱۲۰ پر امیر علی شاہ صاحب مرید کے درج ہیں۔

(۸) نمبر ۴۳ پر ماسٹر محمد الدین صاحب مہاجر مرید کے اور پھر یہی صاحب نمبر ۱۴۴ پر حضرت محمد الدین صاحب مرید کے ہو کر درج ہیں۔

(۹) نمبر ۷۴ پر شیخ عبد الغنی سوڈا واٹر اور یہی صاحب نمبر ۵۶ پر شیخ عبد الغنی کلاتھ ہاؤس اور نمبر ۱۶ پر شیخ عبد الغنی جنرل مرچنٹ مرید کے درج ہیں۔

یہ تو تھی ایک ہی شخص کو الفاظ کے ہیر پھیر سے کئی جگہ درج کر کے تعداد بڑھانے کی احراری دیانت۔ آئیے اب آپ کو ایسے خاندانوں کے نام دکھائیں کہ جن کے منہ میں ابھی پورے دانت بھی نہیں۔

(۱) نمبر ۸۴ حاجی چراغ دین نمبر ۲۳ شیخ محمد شفیق صاحب سوداگر چرم نمبر ۲۲ محمد نذیر نمبر ۲۵ فیروز دین نمبر ۵۲ نذیر احمد صاحبان ایک ہی خاندان کے ہیں اور ان میں بعض خورد سالہ بچے ہیں۔ بعض ابھی طفل مکتب ہیں۔

(۲) نمبر ۳۳ محمد شریف نمبر ۶۸ محمد لطیف نمبر ۹۸ محمد طفیل نمبر ۹۶ غلام محمد صاحبان بھائی ہیں۔ ان میں سے نمبر ۳۳ مرا ہوا فوت ہو چکا ہے۔ نمبر ۹۸ اور ۹۶ لاہور کاروبار کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں نمبر ۳۵ احسان کلاتھ ہاؤس والے محمد احسان صاحب عرصہ ہوا کاروبار ترک چھوڑ کر چاولوں کے بیوپاری مریدکے سے باہر چلے گئے ہوئے ہیں نمبر ۴۵، ۵۱، ۶۲، ۹۳، ۱۱۷، ۱۱۹، اور ۱۱۸ یونہی نام لکھ دئیے گئے ہیں۔ اسی طرح ۵۷ - ۶۴ - ۷۶ - ۱۰۰ - ۱۰۱ اور ۱۰۶ وغیرہ پوسٹر سے بالکل اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ "احراری" دیانت میں فوت شدہ کا نام لکھنا بھی جائز ہے تو پھر ایک نام کو کئی بار اور ایک خاندان کے دودھ پیتے بچے تک کا نام لکھ دینا معمولی بات ہے۔

دراصل گذشتہ مرید کے احرار کانفرنس کی ناکامی اور پھر موجودہ غوغا آرائی نیز جھوٹے اور مکر و فریب سے پر الزامات کے جواب میں الفضل کے "خاتم النبیین" نمبر کے مضامین نے احراری فریب کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ منڈی مرید کے کے سمجھدار طبقہ نے جب صحیح عقائد احمدیت بانیٔ احمدیت سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور موجودہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں پڑھے تو وہ نہ صرف احراری تحریف و تبدل شدہ حوالوں سے حیران رہ گئے۔ بلکہ وہ بر ملا کہنے لگے کہ صحیح اسلامی عقائد یہی ہیں۔

منڈی مرید کے میں صرف ایک گھر احراری ہے۔ جب انہوں نے پبلک کا رنگ دیکھا تو "پر زور مطالبہ" کا پوسٹر شائع کیا اور بیرونی دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے مندرجہ بالا طریقہ سے ایک شخص کو الفاظ کے ہیر پھیر سے کئی جگہ درج کر دیا۔ نیز ایک خاندان کے تمام افراد درج کر کے تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ خواہ ان میں چند سالہ بچے بھی درج ہو گئے ہیں۔

بے شک منڈی مرید کے سے باہر لوگ دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ لیکن جب یہاں کے لوگ احراری مشتہر سے اس کی اس بد دیانتی اور اخلاقی گراوٹ کا استغاثہ دریافت کرتے ہیں تو وہ نہایت ڈھٹائی سے کہہ دیتا ہے کہ ہم نے حکومت اور منڈی سے باہر آواز پہنچانی ہے۔ کون تحقیقات کرتا ہے۔ نہ باوہ بھول گیا کہ گھر کا بھیدی بھی لنکا ڈھانے کے لئے موجود ہے۔

ایک ڈاکٹر کی ضرورت

جزیرہ بورنیو میں ایک ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ چھ ماہ کے لئے نہایت اعلےٰ معیار کی پریکٹس کا چالو کام اس کے سپرد کیا جائے گا۔ اور اس غرض کیلئے اسے ایک مقررہ رقم دی جائیگی چھ ماہ کے بعد اگر وہ اپنی پریکٹس بورنیو میں جاری رکھنا چاہیں تو جگہ کی تلاش کے متعلق ان کو مناسب مشورہ اور امداد دی جائے گی۔ اگر وہ چھ مہینے کے بعد واپس پاکستان آنا پسند کریں تو اس صورت میں آنے جانے کا خرچ یعنی کراچی سے سنگاپور تک کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ اور سنگاپور سے جیلسٹن کا فسٹ کلاس کا کرایہ دیا جائے گا۔ بصورت دیگر کوئی کرایہ ہمارے ذمہ نہ ہوگا۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ضعیف العمر مخلص صحابی مکرم حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جو کچھ عرصہ سے ربوہ میں قیام پذیر ہو کر یہاں کے بعض حلقوں میں اپنے ہفتہ وار درس القرآن سے مستورات کو مستفیض فرما رہے تھے۔ چند یوم سے بہرہ پن سے بیمار ہو کر ۱۰ اگست کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار قاضی عبد الرحمٰن
پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلےٰ ربوہ

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتہ روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تحریک جدید کا چندہ ۳۱ جولائی تک ادا کرنے والے مجاہد

تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھارہویں سال کی جو فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے۔ اس میں ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جن کا بوجھ گذشتہ سالوں کے بڑا بھاری تھا۔ اور اس سال قربانی کو ادا کرنے کے ان کے لئے بہت مشکلات تھیں۔ مگر اس وجہ سے کہ بہر حال تحریک جدید کے وعدے کا پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے۔ کہ اس چندہ کی ادائیگی کا بہترین وقت جولائی تک ہے کیونکہ اس کے بعد تو آخری حصہ سال کا شروع ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اپنا وعدہ قرض لیکر ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ابھی تحریک جدید کے دفتر اول کے وعدوں کا قریباً نصف حصہ ادا ہوا ہے۔ حالانکہ وقت تو اس ماہ کے آخر تک ختم ہو جائے گا۔ پس وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدوں کے ادا کرنے میں کم توجہ کی ہے۔ یا کچھ ادا کیا ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اس ماہ کے آخر تک یا ستمبر کے پہلے عشرہ تک وعدہ پورا کر لیں۔

مغربی پاکستان کی ایک فہرست ۳۱ جولائی تو دی جاتی ہے۔ مشرقی پاکستان کی فہرست بھی انشاء اللہ تعالیٰ دی جائے گی۔

بیرونی ممالک کے تحریک جدید کے چندہ کی فہرستیں جو احباب دے چکے ہیں۔ آ رہی ہیں۔ اور کارکنان تحریک جہاں بنک کے ساتھ انتظام ہے۔ وہاں تحریک جدید اور مرکزی حصہ بنک میں داخل کر کے بنک کی رسید ارسال کر رہے ہیں۔ بیرونی ممالک کی سب جماعتوں سے بنک کی رسیدات اور تفصیل ملنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور فہرست دعا کے لئے پیش کر کے اخبار میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ شائع کی جائے گی۔

دفتر اول کا ہر وہ شخص جو گذشتہ سالوں میں دینے کے بعد کچھ عرصہ سے اس قربانی میں حصہ نہیں لے رہا۔ اسے اب شامل ہو جانا چاہیئے۔ اور انہیں اپنا حساب وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے دریافت کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دفتر کا حساب بالکل تیار ہے۔ فوراً جواب دیا جائیگا۔ بیرونی ممالک کے بعض احباب اپنا حساب دریافت کر رہے ہیں۔

فہرست حسب ذیل ہے

نام	رقم
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال	۹۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ "	۳۰/-
والدین مرحومین " "	۱۰/۸
بچگان " "	۱۰/-
ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۵۵/-
صوفی محمد ابراہیم صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول	۸۰/-
اہلیہ صاحبہ " "	۲۰/-
ماسٹر عبد الکریم صاحب " "	۹/۱۲/۰
چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر ربوہ	۱۸/-
امۃ الوہاب بنت قاضی محمد عبد اللہ صاحب "	۱۱/۱۲
قریشی افضال احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۷/۸
مستری نتھے خان صاحب کھیوہ باجوہ	۶/۸/۰
ڈاکٹر محمد شریف صاحب نارووال	۱۵۰/-
نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ	۶/۶
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۲۲/-
چوہدری محمد حسین صاحب سنت نگر	۲۷/-
ملک عنایت الرحمن صاحب لاہور چھاؤنی	۳۰/-
بابو رشید احمد صاحب " "	۳۰/-
ڈاکٹر صوفی احمد صاحب لاہور	۱۲۰/-
قاضی اکبر محمود صاحب اوورسیر لاہور	۱۹۰/-
محمد عیسیٰ صاحب راجہ جھنگ	۳۲/-
برکت اللہ خانصاحب رتے وینڈ	۳۰/-
میاں عبد السلام صاحب سیدوالہ	۱۳/۸
اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰/۸
عبد الغنی صاحب درویش گوجرانوالہ	۵۳/-
چوہدری محمد خان صاحب مدرسہ چٹھہ	۲۱/-

نام	رقم
میاں اللہ لوک ترگڑی	۶/۰/-
میاں فضل کریم صاحب ٹیلہ لائلپور	۷۰/-
مہر اللہ دتہ صاحب "	۱۱/-
محمد اسمٰعیل صاحب داراپلی "	۱۱/-
چوہدری محمد نذیر صاحب "	۲۶/-
محمد عبد اللہ صاحب "	۲۷/۴
مستری عالم الدین صاحب "	۵/۴
مرزا افضل بیگ صاحب "	۲۲/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۷/۰
چوہدری عبد الحکیم خان صاحب آف مٹروعہ	۱۵/-
آپ نے سال ۱۹ اور سال ۲۰ کا بھی پیشگی ادا کر دیا ہے۔	
مرزا احسن بیگ صاحب مٹروعہ	۵/۴
ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب "	۱۰/۹/-
دفعدار غلام حسین صاحب پنشنر چک ۸۸ ج ب	۱/۱
چوہدری محمد عثمان خانصاحب مرحوم "	۱۲/۲
ضیاء الحق صاحب چک ۲۹۵ گ ب	۱۸/-
ملک مبارک احمد صاحب بھیرہ	۶۵/۰
شیخ عبد الواحد صاحب D ۱۲ میانوالی	۱۰۵/-
مہر محمد صاحب رڈ	۶/-
شیخ منور حسین صاحب وکیل منڈی بہاؤالدین	۷۰/۰
مولوی عبد العزیز صاحب چک سکندر	۱۰۹/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۶/-
سردار خان صاحب ولد غلام محمد صاحب گوٹیکی	۱۲/-
غلام فاطمہ صاحبہ نوزنگ گجرات	۹/-
نور احمد صاحب سنوری راولپنڈی	۵۸/-

نام	رقم
کیپٹن محمود احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۷۰/-
مہر النساء والدہ حمید احمد احسن صاحب مری	۱۱/-
اقبال حیدری بیگم صاحبہ "	۱۱/-
ایم رکن الدین صاحب کوہاٹ	۳۰/-
ایم اللہ بخش صاحب کوٹ فتح خان	۲۲/-
مرزا اکرام احمد بیگ صاحب لیہ	۳۵/-
چوہدری علی اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر حسن ابدال	۱۰۵/-
" از بچگان "	۵۰/۱۴
" " اہلیہ موجودہ "	۱۹/۸
" " " مرحومہ "	۱۹/۸
" " والد صاحب "	۱۹/۸
" " والدہ صاحبہ "	۱۹/۸
" " حضرت نبی کریم صلعم "	۲۶/۱۲
" " " مسیح موعودؑ "	۲۵/۱۲
" " خلیفۃ المسیح الثانی "	۲۴/۱۰
ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپٹن	۵۰/-
شیخ محمد الدین صاحب دیپالپور	۳۰/-
عطاء اللہ صاحب چک ۹۳ منٹگمری	۵/-
چوہدری محمد اسحٰق صاحب چک ۴۹۱ E.B	۲۵/۹
" برکت علی صاحب چک ۱۶۶ نہر مراد	۲۲/-
سید غلام یٰسین صاحب مرحوم کراچی	۱۸/-
والدہ سید شرافت حسین صاحب "	۹/-
حمیدہ بیگم صاحبہ "	۱۵/-
والد صاحب میر حمید اللہ صاحب سکھر	۳۳/-
اخوند ڈاکٹر عبد العزیز صاحب جیکب آباد	۶۰۰/-
مرزا صالح علی صاحب کنری	۴۰۰/-
والدہ صاحبہ " "	۱۰۰/-
ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۵۰/۰
پیر عبد الرحمن صاحب کوئٹہ	۲۷/-
ڈاکٹر بشیر احمد پشاور	۱۲/۸
احمد دین صاحب "	۵/۱
قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	۱۳۲/۴
بابو محمد شفیع صاحب پنشنر معہ اہلیہ صاحبہ	۱۷۹/-
بابو برکت علی صاحب کلرک سیالکوٹ	۲۵/-
ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب مردان	۹۵/-
سید مبارک علی صاحب "	۳۰/۱۰
سیدہ مبارکہ خاتون صاحبہ "	۱۰/۸
محمد اکرام اللہ صاحب ملتان چھاؤنی	۲۶۸/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۶/-
محمد مقبول احمد صاحب گوجرانوالہ	۴۵/۰
مولوی غلام مصطفیٰ صاحب "	۱۳۰/-
امۃ الرحمن بشریٰ اہلیہ "	۱۱۰/-
عائشہ بیگم " ثانی "	۱۱۰/-
اہلیہ مرحومہ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب "	۱۱۰/-
والدہ " " "	۱۱۰/-
پسران چھ کس " "	۶۶/-
چوہدری عالم الدین صاحب گوجرانوالہ	۷۳/-
شیخ معراج الدین صاحب "	۱۲۸/-

نام	رقم
میر محمد اکبر صاحب گرجرانوالہ	۴۰/-
امتہ الرحمٰن بنت محمد سعید اللہ صاحب "	۱۲/-
ماسٹر محمد شفیع صاحب "	۶۵/-
سعیدہ اہلیہ محمد افضل صاحب "	۵/-
میر محمد بخش صاحب پلیڈر "	۲۶۵/-
چوہدری سردار خان صاحب راولپنڈی	۲۱۵/۰
سید خلیل شاہ صاحب سیالکوٹ شہر	۱۹/-
ملک غلام رسول خان صاحب شوق ریٹائرڈ ۔ لاہور	۳۵۰/-
چوہدری غلام قادر خان صاحب نمبردار اوکاڑہ	۳۳۵/-

یاد رہے کہ قربانی تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ انسان اپنی ضروریات کم کرے۔ اور بالکل سادہ زندگی اختیار کرے۔ اور اپنا پیٹ کاٹ کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چندہ دے خوب یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کوئی شخص مفلس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا۔ اور اسے بڑھ چڑھ کر بدلہ عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

پس تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدہ اس ماہ میں سو فی صدی پورا کرنے کی جدوجہد کریں۔ کیونکہ اب سال کا آخر جا رہا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت!

میری عزیز بھاوجہ پارسا بیگم زوجہ عزیزم صوبیدار غلام رسول صاحب لاہور چھاؤنی چند دن بعارضہ ذیابیطس بیمار رہ کر ۱۲ اگست ۵۲ء کو داعئ ملک عدم ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ مکرمی محترمی جناب قاضی عظیم اللہ صاحب فیض اللہ چک کی چھوٹی دختر تھیں۔ انتہا درجہ کی بلند اخلاق اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ انہیں بروز بدھ مورخہ ۱۳ اگست ۵۲ء کو ربوہ میں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ کیونکہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(فیض قادر چودھامل بلڈنگ لاہور)

درخواست دعا

"میرا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے امتحان میں کامیابی عطا فرمائیں"

(مسعود احمد شاہ چک ۲۴۷ ج ب ضلع لائلپور)

اسلام کا نفاذ محض قانون بنانے سے نہیں ہو سکتا اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ خود اسلامی تعلیم پر عمل کریں

ہماری خارجہ پالیسی یہ ہے کہ ہم ہر پُر امن پسند ملک سے بالعموم اور اسلامی ممالک سے بالخصوص دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں

یوم پاکستان کی تقریب پر الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے یوم پاکستان کی تقریب پر قوم کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر نشر فرمائی۔ اس کا ایک حصہ قارئین کل کے پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ تقریر کا بقیہ حصہ مختصراً ذیل کیا جاتا ہے:-

نیا دستور

وزیر اعظم نے نئے آئین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

آئین سازی میں بڑی عجلت سے کام لیا جا رہا ہے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ اکتوبر یا نومبر میں آئین ساز اسمبلی میں پاکستان کے نئے دستور کو پیش کر دیا جائے گا۔ اور انشاء اللہ آئندہ سال کے وسط یا خاتمے تک نیا دستور منظور ہو جائے گا۔ اس وقت نئے دستور کے مطابق انتخابات عمل میں آئیں گے۔ جس کے بعد نئی وزارت قائم ہو جائے گی۔

عوام کا معیار زندگی

خواجہ صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یہ مقصد امراء اور غرباء میں منافرت پیدا کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے مسلسل طور پر جد و جہد کی ضرورت ہے۔ پچھلے سال کی خشک سالی کی وجہ سے غذائی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ جن پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن غذائی مشکلات پر قابو پانے کا صحیح علاج یہ ہے۔ کہ زیر کاشت رقبہ بڑھایا جائے۔ اور آبپاشی کے طریقوں کی اصلاح کی جائے۔ چنانچہ اس کے لئے کوشش جاری ہے۔

حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے بہت سے منصوبے تیار رکھے ہیں۔ جن پر عمل ہو رہا ہے۔ ان میں پٹ سن کے کارخانے بھی شامل ہیں۔ جو نرائن گنج وغیرہ میں بنائے جا رہے ہیں۔ ان کارخانوں میں معیاری اشیاء تیار ہوتی ہیں۔ جو دوسرے ملکوں میں ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہیں۔

سوتی کپڑے کے کارخانے

آپ نے بتایا۔ پاکستان میں سوتی کپڑے کے متعدد کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ تقسیم کے وقت پاکستان میں سوتی کپڑے کے کارخانوں میں صرف دو لاکھ تکلے تھے لیکن اب ان کی تعداد ۳۵ لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ اور ان میں امسال ڈھائی لاکھ کا اضافہ ہونے والا ہے۔

اقتصادی ترقی

آپ نے فرمایا۔ پاکستان کی اقتصادی ترقی اس کے میزانیہ سے بخوبی واضح ہو سکتی ہے۔ ۵۰-۱۹۴۹ء میں پاکستان کے مصارف ۶۶ کروڑ ۷۷ لاکھ روپے تھے۔ لیکن امسال وہ ایک ارب ۳۶ کروڑ ۸ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ چنانچہ قومی تعمیر کے کاموں کے لئے ۵۹ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ وقف کیا گیا۔ امسال دنیا بھر میں خام اشیاء کی قیمتوں میں بحران سا پیدا ہو چکا ہے۔ اگر ہم ثابت قدمی سے کام کرتے رہے۔ تو انشاء اللہ ساری مشکلات پر قابو پا لیں گے۔

اسلامی مملکت

بعض لوگ یہ کہتے سنے جا رہے ہیں۔ کہ ہمیں بار بار یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ کیونکہ اس سے ترقی یافتہ قوموں میں بدظنی پھیلے گی لیکن مجھے اس سے اختلاف ہے۔ ہم نے اسلامی روایات کو قائم رکھنے کے لئے یہ ملک قائم کیا ہے۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ صحیح معنوں میں اسلامی ملک نہ بنے لیکن پاکستان کے اسلامی مملکت بننے کا مقصد صرف عبادت تک محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ عوام کو سائنس اور صنعت و حرفت کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ قدیم مسلمانوں کی طرح ہر شعبہ حیات میں دوسری اقوام پر فوقیت حاصل کریں۔ عوام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ محض قانون منظور کرنے سے ملک میں اسلامی زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ عوام کو خود اسلامی ضابطہ حیات پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وہ ضابطہ ہے۔ جس پر دوسروں نے عمل کر کے بے حد ترقی کی ہے۔

دفاع

پاکستان کی سب سے بڑی مصلحت اور ہمارا سب سے بڑا فرض یہ ہے۔ کہ پاکستان کی حفاظت کا پورا بندوبست کریں۔ ہماری فوج نظم و ضبط۔ جوانمردی اور بہادری میں دنیا کی کسی فوج سے کم نہیں۔ اللہ کے فضل سے امسال ہمیں اسلحہ حاصل کرنے میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ حکومت زیادہ سے زیادہ روپیہ صرف کر کے اتنے بڑے پیمانے پر فوج کو مسلح کر رہی ہے۔ کہ ہمارے ہر دشمن کو حملہ کرنے سے پیشتر ہزار بار تامل کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

کلیدی آسامیاں

یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ فوج کی ہائی کمان اور اس کی کلیدی آسامیوں کو غیر ملکیوں سے پاک کرنے کی جو پالیسی بنائی گئی تھی۔ اس پر پورا عمل ہو رہا ہے۔

اسلحہ سازی کے کارخانے

خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ اسلحہ تیار کرنے کا خود انتظام نہ کرے۔ خدا کے فضل سے واہ کا اسلحہ سازی کا کارخانہ نہایت اچھی طرح کام کر رہا ہے۔ اس کا تیار کردہ اسلحہ دنیا کے اچھا اسلحہ تیار کرنے والے کارخانوں کا پوری طرح مقابلہ کر سکتا ہے۔

خارجی تعلقات

پاکستان کی آزادی کی حفاظت پاکستان کی خارجی پالیسی کا نچوڑ ہے۔ پاکستان صلح دوست اور امن پسند ہے۔ وہ ہر صلح دوست اور امن پسند ملک سے اچھے تعلقات قائم کرنے کا متمنی ہے۔ اسلامی ملکوں سے وہ خاص طور پر اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اقوام متحدہ میں لیبیا اور مراکش کی آزادی کے لئے جد و جہد کر کے اس کا پورا ثبوت بھی دیا ہے۔ ہم ایران کے بارے میں بھی یہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ تیل کا مسئلہ صرف ایران سے تعلق رکھے۔ اور وہ جس طرح چاہے تیل سے استفادہ کرے۔ سوا افغانستان کے سارے اسلامی ملکوں سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں۔ ہندوستان سے ہمارے تعلقات اتنے خوشگوار نہیں۔ بین الاقوامی معاہدوں سے منحرف ہو گیا ہے اور ریاست کشمیر میں یو۔این۔او کے زیر اہتمام آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرانے سے پیشتر مقبوضہ حصے سے فوجیں نکالنے پر رضامند نہیں ہوتا۔ نہ ہی وہ ناظم استصواب کے تقرر کا اعلان کرتا ہے۔ ہم نے مسئلہ کشمیر کے پر امن تصفیہ کے لئے اقوام متحدہ سے پوری طرح تعاون کیا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ان کی تجویز یہ ہے۔ کہ ۲۵ راگست کو پاکستان اور بھارت کے وزراء ان سے بمقام جنیوا تبادلہ خیالات کریں۔ پاکستان نے اس کانفرنس میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔ اس موقع پر میں کوئی ایسا فقرہ نہیں کہنا چاہتا جس کی وجہ سے ہونے والے مذاکرات میں رکاوٹ پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ لیکن اگر اس گفت و شنید نے کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا اور بات چیت میں کوئی ترقی نہ ہوئی۔ تو وہ وقت ضرور آئے گا۔ جب اقوام متحدہ یا حفاظتی کونسل کو حتمی طور پر اپنا فرض ادا کرنا پڑے۔

ہم نے اقوام متحدہ سے پورا تعاون کیا ہے۔ اور محض مفاہمت کی خاطر ڈاکٹر گراہم کی بہت سی باتیں مان لی ہیں۔ لیکن ہمارے صبر کی آخر کوئی انتہا ہے۔ میں آپ کے جذبات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم نے کشمیر کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے۔ اس سے ہم کسی حالت میں روگردانی نہیں کریں گے۔ ہم نے کشمیر کے باشندوں سے انہیں آزاد کرانے کا جو عہد کر رکھا ہے۔ ہم انشاء اللہ اسے پورا کر کے رہیں گے۔ ہم نے بھارت سے کشمیر کے الحاق کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ پنڈت نہرو اس سلسلے میں جو چاہیں کہتے رہیں۔ لیکن ہم اسے ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

شیخ عبد اللہ اور بھارت کے درمیان نام نہاد معاہدہ ہونے کی جو اطلاع اخباروں میں شائع ہوئی ہے۔ وہ حقیقت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنا صرف کشمیر کے عوام کا کام ہے۔ اور یہ فیصلہ صرف آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ شیخ عبد اللہ کی نام نہاد اسمبلی یا دوسری کسی طاقت کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کشمیر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرے۔

بھارت کے فرقہ وار فسادات

تقسیم ملک کے بعد بھارت میں ۳۶ بڑے بڑے فرقہ دار فسادات ہوئے۔ جن کی وجہ سے بہت سے بھارتی مسلمانوں کو مجبوراً پاکستان آنا پڑا۔ پنجاب اور سندھ میں مہاجرین کو بسانے کی پوری کوشش جاری ہے۔ کراچی میں مہاجرین کے لئے بہت سے مکانات بنائے گئے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ کھوکھرا پار کے راستے لاتعداد مہاجرین آ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے آبادکاری کا محکمہ پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہونے پاتا۔ فروری ۱۹۵۰ء سے ۱۲ جولائی ۱۹۵۲ء تک ۴ لاکھ ۸۱ ہزار ۷۰ مہاجرین کھوکھرا پار کے راستے پاکستان آئے۔ کراچی میں ۱۱۸۲ مکانات مہاجرین کے لئے بنائے گئے۔ جو بالکل ناکافی ثابت ہوئے۔ امسال مہاجرین کی امداد کے لئے ۱۲ کروڑ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ شہروں کے قریب جو بستیاں بنائی جا رہی ہیں۔ ان میں بھی مہاجرین بسائے جا رہے ہیں۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

پھر اسی طرح کوئی دوسرا فرقہ طاقت حاصل کر کے ملک پر چھا جانے کی کوشش کرے۔ اور ملک میں لاقانونانی کا سلسلہ لامتناہی قائم رہے تا آنکہ پاکستان تباہ ہو جائے۔ (نعوذ باللہ)

اس سے ثابت ہے کہ مودودی صاحب اب بھی وہی کام کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے شروع سے اختیار کر رکھا ہے۔ پہلے تو وہ پاکستان بننا ہی پسند نہیں فرماتے تھے اور اس کو جنت الحمقا قرار دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے کلکتہ کے ٹکٹ پہلے ہی خرید رکھے تھے۔ مگر کسی مصلحت کی وجہ سے یا بدحواسی میں کراچی میل پر سوار ہو گئے۔ یہاں آ کر وہ جو کام کر رہے ہیں۔ سو تخریب کے اور کچھ بھی نہیں۔

کج فہمی

مودودیوں میں مودودی صاحب کے بعد کج فہم ترین شخص اگر کوئی دیکھنا ہو۔ تو وہ امین احسن اصلاحی ہے۔ یہ شخص بھی مودودی صاحب کی طرح اپنے زعم میں احمدیوں کا فیصلہ اپنے گھر کی چاردیواری کے اندر بیٹھ کر خود ہی کر چکا ہوا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کے سیاق و سباق کے بالکل متضاد معنی کرنے میں صرف مودودی صاحب اس کے ثانی ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں۔ بے معنی کتابچے جن میں صرف عبارت ہی عبارت ہے۔ اور مطلب کچھ بھی نہیں۔ تصنیف یا لیپ تھوپ کر یہ چھوٹا بڑا انسان سمجھتا ہے کہ ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں۔ چنانچہ اپنے ایک مضمون میں . . . . لکھتا ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ اب تک طفیلی کیڑوں کی طرح قادیانی بھی چمٹے رہے ہیں۔ لیکن اب مسلمان ان کے اس چمٹے رہنے کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے ہماری دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ ان کو ذمی اقلیت قرار دے کر ان کو مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے اگر انگریزوں کی طرح ہماری موجودہ حکومت نے بھی قادیانیوں کو مسلمانوں پر لادنے کی کوشش کی۔ تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ جو بات کل کو بعد از خرابی بسیار بالآخر ہوتی ہے۔ بہتر ہے کہ وہ آج ہی ہو جائے یہی ہمارے لئے بھی مفید ہے۔ اور یہی قادیانیوں کے لئے بھی مفید ہے

بشرطیکہ ان کے پاس عقل ہو۔ اور وہ اس عقل سے کام بھی لیں۔ (روزنامہ تسنیم ۱۰ اگست ۵۲ء)

جس شخص کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو غیر مسلم قرار دے سکے۔ اور جس شخص کو اتنا بھی علم نہیں ہے کہ "ذمی اقلیت" کوئی اسلامی اصطلاح نہیں ہے تو وہ علم دین کا دعوے کرے تو اسے جعفر زٹلی سے بڑھ کر اور کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ "ذمی اقلیت" کی اصطلاح تو رہی ایک طرف قرآن و حدیث سے "ذمی" کی اصطلاح ہی ثابت کر کے دکھائے تو انعام لے۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودیئے نہ تو قرآن و حدیث کو جانتے ہیں۔ اور نہ ان کو متداول علوم پر کماحقہ عبور ہے۔ صرف عبارت کا ہیر پھیر کرنا جانتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی اقامت دین فرما رہے ہیں۔ حالانکہ ملک میں فتنہ طرازی کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر رہے

سرکاری رسوخ سے فرقہ دارانہ تبلیغ

حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ کوئی افسر اپنے ماتحتوں کو تبلیغ نہ کرے۔ اس پر مودودیوں کے اخبار تسنیم کے مسٹر "تکلف برطرف" فرماتے ہیں۔ کہ اس اعلان کی زد احمدی مسلمانوں پر پڑتی ہے اور کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ احمدی افسر ایسا کرتے تھے۔ (روزنامہ تسنیم ۱۰ اگست ۱۹۵۲ء)

"تسنیم" کے اسی پرچہ میں اس موضوع پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا بیان بھی شائع ہوا ہے جس میں آپ نے حکومت کے اس اعلان پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

"میرے نزدیک کسی پر اپنے عقیدے کو سرکاری اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے ٹھونسنا نہ صرف بددیانتی ہے۔ بلکہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے"

ہم چوہدری صاحب کے حرف حرف کی تائید کرتے ہیں اور یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے ہم ہر قسم کے جبر و اکراہ کو دین میں ناجائز سمجھتے ہیں۔ ہم اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو سرکاری رسوخ سے کسی کا عقیدہ خریدے یا بیچے۔ البتہ مودودیے جن کا معلوم ہوتا ہے دار و مدار ہی جبر و اکراہ پر ہے۔ اس اعلان سے چیخ اٹھے ہیں۔ ملاحظہ ہو تسنیم کے اسی پرچہ میں اداراتی نوٹ جس میں مدیر تسنیم نے فرمایا ہے کہ حکومت کا

"یہ حکم بنیادی طور پر غلط ہے"

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کو سراسر غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے

مذہبی عقائد کے معاملہ میں ناجائز دباؤ کے استعمال کو میں اسلامی تعلیم کی صریحاً خلاف ورزی تصور کرتا ہوں

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کا بیان

کراچی ۱۵ اگست وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

"میں ایک مسلمان ہوں اور اس لحاظ سے میں اسلام کی قرآن میں دی گئی تعلیمات اور رسول کریمؐ کی حیات کی روشنی میں آزادی ضمیر پر پختہ یقین رکھتا ہوں۔ میرے نزدیک سرکاری دباؤ اور اثر کا استعمال آزادی ضمیر میں مداخلت اور جبر و استبداد کے مترادف ہے۔ دوسری طرف جیسا کہ اسلام نے بتایا ہے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے سانچے میں ڈھالے اور یہ ایک ایسا اہم فرض ہے جو مسلمانوں نے اپنے زوال کے ایام میں افسوسناک حد تک بھلا دیا تھا اور اس کا اثر ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑا۔

میرے ذاتی نظریات کوئی سربستہ راز نہیں ہر وہ آدمی جو ذاتی طور پر مجھے یا میرے نام سے جانتا ہے کسی حد تک میرے نظریات سے آگاہ ہے حال ہی میں بعض حلقوں کی طرف سے میرے یہ نظریات غلط رنگ میں مسخ کر کے پیش کئے گئے ہیں۔ میں جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ اپنے مذہبی عقائد کو کسی بھی دوسرے شخص پر سرکاری حیثیت یا اختیار استعمال کر کے ٹھونسنا اسلام کے اصول کے خلاف تصور کرتا ہوں۔ مجھے جس فرقہ سے وابستہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے اس میں اس تصور کو پوری طرح اپنایا جاتا ہے اور اگر اس فرقہ کا کوئی فرد ان اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جائے تو مجھے اس کا انتہائی صدمہ ہوگا۔

یہ درست ہے کہ ہمارے نظریات اور عقائد کی اشاعت ہمارے محدود وسائل کی وسعت تک بہت کی جاتی ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ صحیح طرز فکر رکھنے والوں تک ہمارے نظریات کو ان کے اصل رنگ میں پیش کیا جائے اور حق اور فلاح کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے اس مطلب کے لئے دباؤ یا جبر کا استعمال خود اصل مقصد کے منافی ہوگا۔ کیونکہ جس کسی آدمی پر یہ دباؤ استعمال کیا جائے گا اس کا ردعمل یہ ہوگا کہ جس فکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اس آزادانہ مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں دیا جا رہا ہے اور اسے ایک ایسی بات ماننے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جسے اس کا ضمیر تسلیم کرنے پر تیار نہیں۔

اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے جس فرقہ کے ممبروں پر جبر و اختیار استعمال کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے خود ان کے عقائد و نظریات کو ان لوگوں کی طرف سے غلط طور پر پیش کیا جا رہا ہے جو اکثریت میں ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان حالات میں اس فرقہ کے ممبروں کے لئے اثر و رسوخ استعمال کرنا ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔

اس بارے میں حکومت کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ پاکستان کے ہر طبقے کے لوگ دلی طور پر اس کا خیر مقدم کریں گے۔ اور ملک میں امن و سکون اور برداشت کا ماحول پیدا کرنے میں ممد ہوں گے۔

ایمان اور یقین ایسے مقاصد ہیں۔ جنہیں مناسب ماحول پیدا کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کسی شخص کو ایک ایسی بات تسلیم کرنے پر جسے اس کا ضمیر نہیں مانتا۔ مجبور کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔ کوئی آدمی جو اس قسم کا دباؤ ڈالتا ہے۔ وہ چاہے کوئی وزیر ہو۔ افسر ہو۔ یا عام آدمی ہو۔ مخلص مومن پیدا کرنے کے بجائے ریاکار پیدا کرنے کا باعث ہوگا۔

نوائے وقت ۱۷ اگست ۱۹۵۲ء

سکندریہ کی گڑبڑ

چار آدمیوں کے خلاف سماعت

سکندریہ ۱۵ اگست۔ بدھ کو سکندریہ میں مزدوروں نے جو گڑبڑ کی تھی۔ اس کے سلسلہ میں خاص فوجی عدالت نے چار آدمیوں کے خلاف سماعت آج بھی جاری رکھی۔ اس عدالت کو سزائے موت دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ سزا گولی یا پھانسی سے دی جا سکتی ہے۔

سزا کی توثیق جنرل نجیب کریں گے۔ اور سزا یافتگان کو سزا کے اعلان کے تین دن کے اندر کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے گا۔